مرزا صاحب اور ہتھیار بندی

۞ ابوالسهیل ۔ المانیه ۞

مَیں سیرت مرزا غلام اے قادیانی، جس کے مصنف انکے اپنے ہونہار اور انکی طرف سے ’’قمر الانبیاء‘‘ کا خطاب پائے ہوئے سپوت مرزا بشیر احمد ایم اے ہیں، کا مطالعہ کررہا تھا کہ میرے سامنے یہ روایت آئی۔ ’’بیان کیا مجھ سے عبدالرحمٰن صاحب مصری نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز ظہر کے بعد مسجد میں بیٹھ گئے ان دنوں میں آپ نے شیخ سعداللہ لدھیانوی کے متعلق لکھا تھا کہ یہ ابتر رہے گا اور اسکا بیٹا جواب موجود ہے وہ نامرد ہے، گویا اسکی اولاد آگے نہیں چلے گی۔ (خاکسار عرض کرتا ہے کہ سعداللہ سخت معاند تھا اور حضرت مسیح موعود کے خلاف بہت بیہودہ گوئی کیا کرتا تھا) مگر ابھی آپکی یہ تحریر شائع نہ ہوئی تھی۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب نے آپ سے عرض کیا کہ ایسا لکھنا قانون کے خلاف ہے۔ اس کا لڑکا اگر مقدمہ کردے تو پھر اس بات کا کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ وہ واقعی نامرد ہے۔ حضرت صاحب پہلے نرمی کے ساتھ مناسب طریق پر جواب دیتے رہے۔ مگر جب مولوی محمد علی صاحب نے بار بار پیش کیا اور اپنی رائے پر اصرار کیا تو حضرت صاحب کا چہرہ سرخ ہوگیا اور آپ نے غصے کے لہجے میں فرمایا، ’’جب نبی ہتھیار لگا کر باہر آجاتا ہے تو پھر ہتھیار نہیں اُتارتا‘‘۔ سیرت المہدی جلد اول، روایت ۴۲ /ص ۳۵۔۳۴، مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے۔ پوری روایت درج کردی ہے تاکہ کمی بیشی کا الزام نہ لگے، روایت پڑھنے کے بعد میرے تاثرات اور سوالات کیا تھے، میری خواہش ہے کہ میں آپکو بھی ان میں شریک کروں تاکہ ملکر انجوائے کریں اور قادیانی بھائیوں سے جواب پوچھیں!

۞۔ دیکھئے، یہ ’’عظیم الشان نبی‘‘ کس طرح سینہ تان کر قانون کی، اخلاق کی، شرافت کی خلاف ورزی کررہا ہے!

۞۔ اپنے ماننے والوں کی تربیت کررہا ہے کہ جہاں قانون کمزور ہو، اسکو اس نظرانداز کردو جیسے اس کا جود یا نفاذ بے معنی ہے!

۞۔ کیا نبی کا یہ کام ہے کہ مخالفین کی انتہائی نجی زندگی کے بارے میں خبریں حاصل کرے اور انکو پھیلائے؟

۞۔ اور ایک مرید توجہ دلاتا ہے کہ یہ بات قانوناً غلط ہے، (اخلاق اور شرافت کی وجہ سے نہیں)، تو اسکو ٹالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور یاد دلایا جاتا ہے کہ دھیان کرو اور اپنی اوقات میں رہو، لیکن وہ پڑھا لکھا مرید پھر بھی اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اپنے پیر کو قانون توڑنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور جب ....

۞۔ اپنی صائب رائے پر اصرار کرتا ہے تو ’’امام الزمان‘‘ غصہ سے سرخ ہوجاتے ہیں۔

۞۔ وہ پھر اصرار کرتا ہے تو کہتے ہیں ’’اسوقت نبی ہتھیار لگا کر باہر آیا ہوا ہے اور اب یہ ہتھیار نہیں اتریں گے‘‘۔

۞۔ اب ہوتا کیا ہے؟ یہ سنتے اور دیکھتے ہی کہ (خودساختہ) نبی ہتھیار لگا کر باہر آگیا ہے، مارے حیرت کے مریدان باوفا کے منہ کھلے رہ جاتے ہیں، آنکھیں پھیل جاتی ہیں اور کانوں کو یقین نہیں آتا کہ جہاد کو حرام قرار دیکر، اب پیر جی خود ہتھیار باندھ کر نکل آئے ہیں؟ مریدان باوفا کی سٹی گم ہے کہ ہم کونسے ہتھیار باندھ کر پیر کی پیروی کریں۔

۞۔ اور پھر چشم فلک کے ساتھ دنیا اور مریدان باصفا نے بھی دیکھا اور سنا ان ہتھیاروں کے ساتھ مرزا صاحب کیسے جنگ کرتے ہیں؟ حملہ ہوتا ہے اور پھر سب دیکھتے ہیں کہ ایک گولہ پھٹتا ہے، اور اسمیں سے آواز آتی ہے سعداللہ لدھیانوی کا بیٹا نامرد ہے، دوسرا گولہ پھٹتا ہے، آواز آتی ہے، سعداللہ سفیہوں کا نطفہ ہے .... پھر تیسرا گولہ اور وغیرہ وغیرہ .... اس طرح ثابت کردیا کہ مرزا صاحب کے ہتھیار شرافت نہیں بلکہ گالیاں اور الزام تراشیاں ہیں۔ اور ان ہتھیاروں کو اپنے مخالفین پر استعمال کرنے سے ان کو نہ تو اخلاق، نہ شرافت، نہ شریعت اور نہ ہی ملکی قانون روک سکتا ہے۔

۞۔ اور پھر واقعی مرزا صاحب دوسروں کو گالیاں نکالنے والے جو ہتھیار باندھے ہوئے باہر نکلے تھے، زندگی بھر وہ ہتھیار نہیں اتارے، اور ان ہتھیاروں سے مرزا صاحب نے وفات تک دشمنوں کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیا، اور اس زہریلے ایٹمی گالیوں کے حملوں کی تابکاری ابھی تک تباہی پھیلا رہی ہے، اور پتہ نہیں کب تک شرافت اور اخلاق ان حملوں کا ماتم کرتے رہیں گے؟

۞۔ ساری عمر انگریز حکام کے تلوے چاٹے، اور مخالفین کو گندی ترین گالیوں سے نوازا۔ کیا نبی کے ہتھیار ایسے ہی ہوتے ہیں؟

۞۔ قادیانی دوستو جب آپ سے مرزا صاحب کی گالیوں کی بات کرو تو فوراً قرآن کریم کے بعض سخت الفاظ کو گالیاں قرار دیکر مرزا صاحب کے دفاع میں لگ جاتے ہو، بالفرض محال اگر تمہارا موقف مان لیں تو بتاؤ کہ کیا قرآن کریم نے یا آنحضور ﷺ نے بھی گالیوں یا دشنام دہی کو نبی یا اللہ کے ہتھیار قرار دیا ہے؟